آگ کا سائبان......!

غلام رسول متعلم جامعہ سلفیہ فیصل آباد

الحمد لله والصلوة والسلام على رسوله الكريم اما بعد!

قل ان كنتم تحبون الله فاتبعوني يحببكم الله و يغفرلكم ذنوبكم والله غفور الرحيم (آل عمران 31)

اے نبی ﷺ کہہ دیں اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو صرف میری اتباع کرو' اللہ تعالیٰ تم سے محبت کریگا اور تمہارے گناہ معاف کر دیگا۔ اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنیوالا ہے۔

عموماً مسخ ہو جاتی ہے عقل و فہم انسانی
جب اندھی پیروی آباؤ اجداد ہوتی ہے
نبی ﷺ سے عشق کا دعویٰ سر آنکھوں پر مگر حاصل
محبت کیا عمل کی قید سے آزاد ہوتی ہے؟

اس امر میں کسی قسم کا کوئی شبہ نہیں کہ اتباع رسول ہی میں دنیا و آخرت کی کامیابی کا راز مضمر ہے اور اللہ تعالیٰ کی حقیقی اور دائمی محبت کا حصول پوشیدہ ہے۔ قرآن مجید میں کئی ایک مقامات پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی تاکید فرمائی گئی ہے تاکہ دنیا و آخرت میں سرخروئی حاصل کی جاسکے۔

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

يـاايها الذين آمنوا اطيعوا الله واطيعوا الرسول و اولى الامر منكم فان تنازعتم في شئى فردوه الى الله والرسول ان كنتم تومنون بالله واليوم الاخر

ترجمہ: اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو' اور تم میں سے اولوالامر کی' اگر تم کسی چیز میں تنازع کا شکار ہو تو اس کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف لوٹا دو' اگر تمہارا ایمان اللہ اور یوم آخرت پر ہے۔

لہٰذا یہ بات مسلمہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو اپنے معاملات میں کامیابی کیلئے رکھنا ضروری ہے کیونکہ' اللہ وحدہ لاشریک نے جب سے یہ کائنات بنائی ہے اس کا نظام عدل پر قائم کیا ہوا ہے۔ جب بھی کبھی اس نظام میں عدل میں کسی قسم کی خرابی ہوئی اس نے اپنے پیغمبر اور رسول بھیج کر اصلاح کا بھی بندوبست کیا۔ پھر جن لوگوں نے اپنی غلطیوں کی اصلاح کی اور اس پیغمبر اور رسول کا

اتباع کیا وہ سرخرو ہوئے اور جنہوں نے بغاوت اور ہٹ دھرمی کی راہ اختیار کی وہ ہمیشہ کیلئے عبرت کا نشان بنا دیئے گئے' یہ سلسلہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم کر دیا گیا اور آپ کے بعد یہ ذمہ داری علماء پر ڈال دی گئی۔

مگر تعجب اس امر پر ہے کہ جن کے سپرد ایک اعلیٰ مقصد کیا گیا تھا وہ کس قدر اس مقصد کو کامیابی کے ساتھ نبھا سکے۔ یقیناً وہ اس امر میں لاپرواہی اور کوتاہ عملی کا شکار ہوئے ہیں۔ لہٰذا اب ضروری ٹھہرا ہے کہ جو اپنی اس غفلت میں سوئے ہوئے ہیں یک لخت ایک بیدار مغز کی انگڑائی لیکر اٹھیں اور اپنے مقصد خلافت کو کتاب وسنت' اور اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرتے ہوئے' اتحاد واتفاق کی فضا قائم کرتے ہوئے عالم جہاں کو عالم اسلام کا عظیم گہوارہ بنائیں اور جن خود ساختہ نظاموں میں خود جکڑے ہوئے ہیں ان سے نکل کر ایسے وضع کردہ نظام میں ڈھل جائیں جسے اتارنے والے نے خود ''**ولکم فی القصاص حیاۃ**'' زندگی قرار دیا ہے۔

ربیع الاول کا ماہ حسب معمول گزر رہا ہے بلکہ آخری مراحل میں ہے۔ اور ہم ہیں کہ خود ساختہ خرافات میں کھو کر اخبارات میں بیان جاری کر دیتے ہیں کہ'' دنیا آخرت میں حقیقی کامیابی اسوہ رسول پر عمل کرنے میں ہے'' عالم اسلام اسلام کی حقیقی کامیابی اطاعت رسول میں ہے۔ وغیرہ وغیرہ

اب دیکھنے کی بات یہ ہے کہ کیا اخباروں میں بیان دیکر اور ساتھ اپنی تصویر کی اشاعت کرنے کے ساتھ اسلام نافذ ہو جائیگا۔؟ نہیں ہرگز نہیں بلکہ ہم کو بیانات سے نکل کر عملی تصویر بننا پڑے گا ہر مسلمان کو حقیقی اسلام سے روشناس کروانا ہوگا۔ ان سب کفریہ سیاسی جمہوری جکڑ بندیوں سے نکل کر حقیقی اسلامی رسی کو تھامنا ہوگا پھر ہمارے لیے اسی طرح کامیابی کے راستے واضح ہونگے جس طرح صدیق وفاروق اور ذوالنورین وحیدر قرار کے عہد مبارک میں راستے کھلتے جاتے تھے اور انہوں نے مشرق تا مغرب اور شمال تا جنوب اسلامی فتوحات کا سہرہ اپنے سر باندھا۔ یہ کیونکر ممکن ہوا؟ انہوں نے ہماری طرح دعوے نہیں کیے بلکہ اپنے اخلاق ومحبت اور الفت کے پیغام کو لوگوں کے سینوں میں اتارا' دشمنوں کے ساتھ عدل وانصاف کیا ہر ظالم کے اٹھنے والے ہاتھوں کو زنجیر ڈالی اور مظلوم کی دادرسی کی بغیر کسی امتیاز کے چاہے وہ امیر ہے یا غریب امیر مملکت ہے یا رعایا کا یہودی؟ سب کے ساتھ حسن سلوک اور انصاف کیا۔ اور وہ اس بناء پر دنیا پر حکمرانی کرتے رہے اس کے برعکس آج ہماری حالت کیا ہو چکی

بقول اقبالؒ

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود!
یہ مسلمان ہیں کہ جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود!

ہم اپنے اصل مقصد کو چھوڑ کر ایک دوسرے پر وار کرنے لگے۔ محبت کی فضاء کو اختلافات سے بھر دیا' ایک ملی زنجیر کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا' باہم دست و گریبان ہوئے' کفر کے ساتھ بغل گیر ہوئے۔ ہم بھی کیا ہیں کہ نام تو مسلمانوں کا مگر ہمارے وجود و جسم پر قبضہ کسی اور کا ہے۔ ہم کب بیدار ہونگے کب تک ان خود ساختہ نظاموں میں جھگڑے رہیں گے' یہ سوشلزم' برٹش ازم اور سیکولرازم کب تک ہمارے ایمان کو چاٹ چاٹ کر ختم کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے؟ کیا ہوا ہماری مسلم قیادت کو' ہمارے دانشوروں اور کالم نگاروں کو؟ کیا انہوں نے کبھی یہ بھی کہا کہ ''جب تک ان کفریہ نظاموں کا خاتمہ نہیں ہو پاتا اور حقیقی طور پر اللہ اور اس کے رسول کا دیا ہوا نظام زندگی نافذ نہیں ہو جاتا امن ناممکن ہے'' ان کے قلموں کی سیاہی کیوں کفر لکھنے میں بہہ جاتی ہے۔ ان کے جذبات کفریہ جمہوریت میں کیوں بہہ جاتے ہیں۔ کیا وہ یہ لکھتے ہوئے سوچتے کیوں نہیں کہ ''میرا جمہوریت پر ایمان ہے''! ہم آنکھیں کیوں نہیں کھول رہے۔ ہمارے دل کیوں اتنے سخت ہو رہے ہیں۔ کس لیے خود کو آگ کی بھٹی میں جھونک رہے ہیں۔ ہم اسلام کی حکمرانی پر کیوں ایمان رکھنے سے ڈرتے ہیں۔ کیا ہمارے پاس اسلامی قوانین کا آئین موجود نہیں؟ کیا خلافت راشدہ کی بے عیب حکمرانی کے اصول وضوابط نہیں ہیں۔ کیا ہمارے سامنے عمر بن عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ کا سنہری دور نہیں ہے کہ جس میں بھیڑ اور بھیڑیا ایک ہی گھاٹ سے پانی پیتے اور اسے جرات نہ ہوتی کہ اس کمزور پر حملہ کرے۔

یقیناً ہمارے پاس سب کچھ موجود ہے تابناک ماضی موجود ہے جہاد اسلامی کی روشن مثالیں موجود ہیں مگر ہم جان بوجھ کر ان سے آنکھیں امیچ رہے ہیں اور ان گندھی غلاظتوں سے اپنے ذہن کو گندھا کر رہے ہیں۔ اور ہماری حالت بقول حاصل اب یہ ہو سکی ہے۔

عموماً مسخ ہو جاتی ہے عقل و فہم انسانی
جب اندھی پیروی آباؤ اجداد ہوتی ہے
نبی سے عشق کا دعویٰ سر آنکھوں پر مگر حاصلؔ
محبت کیا عمل کی قید سے آزاد ہوتی ہے؟